باسمہ تعالیٰ

# خطبۂ صدارت

از

عالیجناب خان محمد علی خاں صاحب
وزیر
اوقاف و تعلیمات حکومت مغربی پاکستان

بموقع افتتاح

## کانفرنس "فروغ تعلیمات دین"

منعقدہ ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۶۶ء

## جامعہ اسلامیہ بہاولپور

# عالیجناب خان محمد علی خان وزیر تعلیم و اوقاف حکومت مغربی پاکستان کی

# افتتاحی تقریر

جو انہوں نے جامعہ اسلامیہ بہاول پور میں دینی تعلیم کے فروغ کے موضوع پر سہ روزہ کانفرنس میں ۵ نومبر ۱۹۶۶ء ۹ بجے صبح فرمائی۔

---

محترم ڈاکٹر بلگرامی صاحب! علمائے کرام و معزز حضرات!

میں جامعہ کی استقبالیہ کمیٹی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اس مبارک تقریب میں شرکت کا موقع دیا اور علمائے کرام، ماہرین تعلیم کی اس کانفرنس کے افتتاح کی سعادت بخشی۔

اس عظیم اجتماع میں ایسی ایسی نامور ہستیاں موجود ہیں۔ جنکی زیارت کا شرف میرے لئے عین سعادت ہے۔ میرے استاد ڈاکٹر بلگرامی صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان کی ذات والاصفات سے مجھے بھی علمی استفادہ کا موقع ملا ہے آپ اس جامعہ کے روح رواں ہیں۔ اور ان کی نگرانی میں اس جامعہ کی افادیت اور مقبولیت کا دائرہ وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا شمس الحق افغانی بھی یہیں تشریف فرما ہیں۔ آپ کا شمار عصر حاضر کے علماء کی صف اول میں ہوتا ہے انکے تبحر علمی کی ایک دنیا معترف ہے۔ اور میں اس جامعہ سے ان کی وابستگی کو غنیمت خیال کرتا ہوں۔

آج جس کانفرنس کا افتتاح عمل میں آرہا ہے۔ میرے خیال میں حصول پاکستان کے بعد یہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد اور اہمیت کے اعتبار سے یکتا ہے۔ اس میں ان تمام باتوں کا جائزہ لیا جائے گا جو ہمارے وطن عزیز میں علوم دینیہ کے فروغ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس طرح ہمیں اسلامی نظریہ تعلیم کے تعین میں آسانی ہوگی۔ علوم دینیہ کے فروغ کی راہوں کو ہموار کرنے میں مدد ملے گی۔ اور اپنے معاشرے میں اسلام کی اعلےٰ اخلاقی، روحانی اور معاشرتی اقدار کو عام کرنے کے طریقے وضع کرنے میں بھی سہولت ہوگی۔ ہمارا مقصد اولیٰ یہ ہے کہ ہم اپنے طلباء میں اسلامی تعلیمات کے صحیح شعور کے ساتھ ساتھ فکری پاکیزگی پیدا کریں۔ تاکہ وہ کسی قسم کے ذہنی انتشار کا شکار نہ ہوں اور ان میں یکجہتی فکر و عمل کی ایسی روح پھونکیں کہ انجام کار ہمارے معاشرے کا دامن اتحاد و اتفاق کی دولت سے مالا مال

ہوجائے۔

یہ اللہ تعالےٰ کا عظیم احسان ہے کہ ہمارے وطن عزیز نے پچھلے چند سال میں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی قابل قدر قیادت میں قومی زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کی ہے زرعی اقتصادی، معاشرتی تمدنی اور تعلیمی لحاظ سے ہماری حالت بہت بہتر ہوگئی ہے۔ انہوں نے برسر اقتدار آتے ہی قومی تعمیر و ترقی کے کاموں کی طرف خاص توجہ مبذول کی مختلف اصلاحات کے ذریعے زرعی تعلیمی اور اقتصادی ترقی کی راہیں ہموار کیں۔ صحیح جمہوری اقدار کو فروغ دینے کے لئے بنیادی جمہوریتوں کے نظام کو رائج کیا۔ سیاسی انتشار کا خاتمہ کرکے ملک کو داخلی طور پر مستحکم کیا۔ اور اپنی اعلےٰ خارجہ پالیسی کے سبب پاکستان کے وقار کو دنیا کی نظروں میں بڑھا دیا۔ اسکے ساتھ ساتھ وقف املاک کے مناسب انتظام، مذہبی تعلیم کے فروغ اور اصلاح معاشرہ کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنا کر انہوں نے اہم ملکی تقاضوں کو پورا کیا۔ صدر مملکت صدق دل سے چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا وطن عزیز صحیح معنوں میں ایک فلاحی مملکت بن جائے جہاں جہالت، افلاس اور امراض کا نام و نشان ڈھونڈے سے بھی نہ ملے۔

ہمارے علمائے کرام اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہیں ہمارے معاشرے میں ایک بلند مقام حاصل ہے اور اس لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو وہ معاشرے کے دیگر افراد کو اپنی علمی فضیلت، فکری عظمت اور اخلاقی و روحانی اقدار کی بدولت بڑی حد تک متاثر کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے علماء صحیح اسلامی تعلیمات کے فروغ اور معاشرے کی تطہیر کے لئے متحدہ طور پر جد و جہد کریں۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ وہ تمام معاشرتی برائیاں بہت جلد ختم ہو جائیں گی۔ جن کا خاتمہ ہی ایک صالح معاشرہ کے قیام کا ضامن ہو سکتا ہے۔

ایک اعلےٰ مقام پر متمکن ہونے کے ساتھ ساتھ ان پر ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی عائد ہوتی اور وہ یہ ہے کہ اشاعت دین کے سلسلے میں وہ اسلام کے بنیادی اصولوں اور عقیدوں کو دوسروں کے سامنے اس انداز سے پیش کریں۔ کہ کسی فروعی اختلاف کی گنجائش ہی باقی نہ رہے۔ تبلیغ دین ایک اہم فریضہ ہے۔ اس میدان میں ذاتی نظریات اور ذاتی عقائد کو کوئی دخل نہیں ہونا چاہئے اور اس بات کی پوری کوشش کی جانی چاہئے کہ ہمارے معاشرہ کے تمام افراد میں مذہبی یگانگت پیدا ہو۔ مذہبی امور میں ان کو فکری اعتبار سے متحد کیا جائے۔ اور اس طرح ان میں اعلےٰ اسلامی اقدار حیات کے اپنانے کا یکساں شعور پیدا کیا جائے۔

موجودہ دور کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارے علماء کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے فروعی اختلافات یکسر مٹا دیں۔ ایک دوسرے کا احترام کریں۔ اور متحد ہو کر معاشرہ میں پھیلی ہوئی تمام

معاشرتی برائیوں کو دور کرنے کی بھرپور سعی کریں۔ یہ ایک انتہائی نیک اور تعمیری کام ہے۔ اور اگر ہمارے علماء ہم دست و گریباں ہونے کی بجائے اپنے اختلافات مٹا کر اس کام کی تکمیل کے لئے اپنی تمام تر فکری قوتیں صرف کریں تو اصلاح معاشرہ کی تحریک جلد ہی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔

میں ہر مکتب فکر کے علماء سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی عظمت کے لئے اور ملت اسلامیہ کی سربلندی کے لئے آپس میں شیر و شکر ہو جائیں اور ماضی کی تلخیوں کو فراموش کر کے نیکی کے تمام کاموں میں ایک دوسرے سے بھرپور تعاون کریں۔

جامعۂ اسلامیہ بہاول پور کا مقام حسن نیک اغراض کے تحت عمل میں آیا ہے۔ ان سے آپ سب بخوبی واقف ہیں۔

معاشرہ میں اسلام کی صحت مند اقدار کو عام کرنے اور تمام معاشرتی برائیوں کو دور کرنے اور سماج دشمن عناصر کی مذموم سرگرمیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ہمیں ایسے علماء درکار ہیں جو عزم و یقین، ہمت و استقلال صبر و تحمل اور اتحاد و تعاون کے ساتھ آگے بڑھیں۔ اور ان علماء کے نقش قدم پر چلیں۔ جنہوں نے ماضی میں اپنے کردار و عمل سے اس ضمن میں شاندار روایات قائم کی تھیں۔ اشاعت اسلام کے ساتھ ساتھ معاشرہ کو صالح بنانا علماء ہی کا کام ہے۔ علماء استحکام وطن کے کام میں بھی نمایاں حصہ لے سکتے ہیں۔ اور زندگی کے ہر اہم معاملے میں عوام کی مناسب رہبری کر سکتے ہیں۔ جامعۂ اسلامیہ کا قیام بھی انہی مقاصد کے پیش نظر عمل میں آیا ہے۔ اس کا افتتاح کرتے ہوئے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے ارشاد فرمایا تھا۔

> "پاکستان کی بنیاد مذہب پر ہے ہم نے مذہب اور تمدن کو محفوظ کرنے کے لئے پاکستان کا مطالبہ کیا اور خداوند کریم نے اپنی مہربانی سے ہمیں پاکستان جیسی نعمت بخشی ــــــ اس لئے ہمارے علماء کا یہ اخلاقی، قومی بلکہ مذہبی فرض ہے۔ کہ وہ اسلام کے دائمی اور سچے اصولوں کو زمانے کی ضروریات اور تقاضوں پر چسپاں کر کے دکھائیں۔ کہ اسلام کے اصول اٹل اور سچے ہیں۔"

مجھے خوشی ہے جامعہ اسلامیہ میں ان مقاصد کے حصول کیلئے ایک ایسا جامع نصاب ترتیب دیا گیا ہے جو قدیم و جدید علوم کا سنگم ہے اور یہ وقت کا شدید تقاضا تھا۔ ہم نے ماضی میں بھی دینی اور سائنسی علوم کو بیک وقت حاصل کر کے دنیا کی امامت کی۔ آج بھی ہمیں سائنسی علوم میں کسی قوم سے پیچھے نہیں رہنا چاہئے ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ علوم اسلامیہ کے انوار سے اپنے نوجوانوں کے قلب و نظر کو منور کریں اور انہیں مادیت کی ہلاکت آفرینیوں سے محفوظ رکھیں۔

حضرات !

میں اس عظیم الشان اجتماع میں اپنے جید ممتاز علماء اور پاکستان کے ماہرین تعلیم کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ دیگر اقوام عالم کی نظروں میں علم صرف معاشی اور مادی ترقی کا ذریعہ ہے ۔ مگر اسلام میں علم معرفت الٰہی کی کلید اور قرب خداوندی کے حصول کا وسیلہ ہے علم راہ بھی ہے اور منزل مقصود بھی علم بحر بے کنار بھی ہے ۔ اور ساحل مراد بھی ۔ لیکن اس ساحل پر آسودگیٔ قلب ونظر کے لئے ہمیں اپنے قومی و ملی تقاضوں کے پیش نظر ایک مرکزی نقطۂ نگاہ اور نصب العین پر کاربند ہونا ہوگا ۔ تاکہ ہماری تعلیمی درسگاہیں ۔ جو مستقبل میں مجاہدین کی مربی اور قومی فکر کی معمار ہیں ۔ ملک متحد معاشرہ بروئے کار لانے میں ایک دوسرے کی معاون و مددگار ہوں ۔

حضرات !

دنیا نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے کہ قوم کی فکری قوتوں اور عملی کوششوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے وحدت فکر ضروری ہے ۔ ہماری تعلیم کا مرکزی تصور بہر حال اسلام ہے ۔ لیکن ہمارے سامنے سوال صرف عملی طریق کار کا ہے ۔ آپ کے سامنے جامعہ کا نصب العین اور طریق کار ہے آپکے پیش نظر دور حاضر کے تقاضے اور دور حاضر کا ذہن ہے ۔ آپ کا سب سے بڑا فریضہ دینی تعلیمات کو قرآن اور سنت کی روشنی میں وسیع النظری کے ساتھ عام کرنا ہے ۔ مجھے امید ہے ۔ کہ آپ کی کانفرنس ان مسائل پر غور کرے گی اور ہمارے دیگر دارالعلوم اور یونیورسیٹوں کے درمیان جامعۂ اسلامیہ ایک خوشگوار رابطہ قائم کرنے میں معاون ہوگا ۔

اللہ تعالٰے کے فضل وکرم سے جامعہ نے تین سال کے مختصر زمانے میں ملک کے اداروں میں ایک ممتاز اور قابل فخر مقام حاصل کر لیا ہے ۔ آج اس کے ہائی اسکول کے سرٹیفیکیٹ اجازہ اور تخصیص کی ڈگریوں کو سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ اور پنجاب یونیورسٹی نے اپنے ایف ۔ اے " بی ۔ اے " اور " ایم اے " کی اسناد کے برابر تسلیم کر لیا ہے ۔ امید ہے کہ جلد ہی دیگر یونیورسٹیاں بھی اسکی اسناد کو قبول کر لیں گی اور اس طرح جامعہ کے فارغ التحصیل طلباء کو قوم و وطن کی عملی خدمت کے بہتر مواقع حاصل ہوں گے ۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور صوبائی گورنر جناب محمد موسیٰ کو جامعہ کی سرگرمیوں میں پوری دلچسپی ہے ۔ اور وہ اس جامعہ کی ترقی کے صدق دل سے خواہاں ہیں اپنی حالیہ ماہانہ نشری تقریر میں گورنر مغربی پاکستان نے ارشاد فرمایا تھا ۔

" ہم ایک زندہ قوم کے افراد ہیں ۔ ہم نے بڑی جدوجہد

سے پاکستان حاصل کیا ہے اور ہم سب نے "ہماری افواج
نے ہمارے عوام نے ایک ہو کر ایک چٹان کی طرح ڈٹ کر
گذشتہ جنگ میں دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور اسے پسپا کر دیا ۔
مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ جب ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے
پکارا جائے تو ایسی یکجہتی اور جذبہ سے قوم نہیں اُٹھے گی"

مجھے یقین ہے کہ قوم ضرور اُٹھے گی ۔ اور اس یکجہتی کا مظاہرہ کرنے میں جامعۂ اسلامیہ ہمارے دیگر دار العلوم، یونیورسٹیاں اور تعلیمی ادارے پیش پیش ہونگے ۔

میں آخر میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس ہمارے ان مقاصد کے لئے نشان راہ ثابت ہو اور اس کے نتائج ملک و ملت کی بہتری کا سبب ہوں۔

---